بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

بیان الفوائد

فی

حل شرح العقائد

تالیف

مولانا مجیب اللہ صاحب گونڈوی

استاذ دار العلوم دیوبند

علم کلام میں علامہ تفتازانی کی شاہکار تالیف شرح عقائد نسفی کی ایک ایسی اردو شرح
جس میں عبارت حل کرنے کے ساتھ تمام مشکل بحثوں کو ممکن حد تک آسان کرنے کی کوشش کی گئی ہے

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان

©(061)-541093

وجادلہم بالتی ہی احسن

بیان الفوائد

فی

حل شرح العقائد

حصہ —— اول

علم کلام میں علامہ تفتازانی کی شاہکار تالیف شرح عقائد نسفی کی ایسی اردو شرح جس میں عبارت حل کرنے کے ساتھ تمام مشکل بحثوں کو ممکن حد تک آسان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

تالیف

مولانا مجیب اللہ صاحب گونڈوی

استاذ دار العلوم دیوبند

مکتبہ حقانیہ

پی بی ہسپتال روڈ ملتان

✆(061)-541093

Marfat.com

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم! علامہ سعد الدین تفتازانیؒ کی مایۂ ناز تالیف شرح عقائد نسفی کو اپنی خصوصیات اور درس نظامی میں شامل ہونے کے سبب بڑی اہمیت اور مقبولیت حاصل ہے علم کلام میں اتنی شہرت اور مقبولیت کسی اور کتاب کو کم ہی ملی ہے۔

سنہ ۱۴۰۲ھ میں جب مادر علمی دار العلوم دیوبند میں، اس کتاب کی تدریس کی سعادت سے راقم الحروف بہرہ ور کیا گیا تو اس وقت کتاب کی دشواری کا اندازہ ہوا اور دل میں کتاب کی تشریح وتسہیل کا داعیہ پیدا ہوا مگر اپنی علمی کم مائیگی اور تدریسی مصروفیت کے سبب کئی سال تک کام شروع نہ کر سکا اور جب شروع کیا تو خرابیٔ صحت کے باعث تسلسل برقرار نہ رکھ سکا اور اس طرح کئی سال میں کتاب کی تشریح وتسہیل کا کام مکمل ہوا۔ فالحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات۔

اس شرح میں حل عبارت پر زیادہ زور دیا گیا ہے اور اس بات کی امکانی کوشش کی گئی ہے کہ بات صرف حل عبارت تک محدود رکھی جائے اور دقیق علمی وفلسفیانہ مضامین کو آسان عبارت میں مرتب انداز میں پیش کیا جائے تاکہ طلبہ کو فہم کتاب میں دشواری نہ ہو۔ بہرحال کتاب جیسی بھی ہے آپ کے سامنے ہے۔ اپنی بساط کے مطابق کتاب کو مفید سے مفید تر بنانے کی کوشش کی ہے، اس کوشش میں کس حد تک کامیابی ملی ہے اس کا فیصلہ قارئین ہی کر سکیں گے۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں اپنے ان کرم فرماؤں کا شکریہ ادا نہ کروں جن کے پیہم تقاضوں نے مجھے یہ اوراق سیاہ کرنے کی ہمت عطا کی، خصوصاً برادر مکرم مولانا ریاست علی صاحب بجنوری اور مولانا عبد الرحیم صاحب بستوی اساتذہ دار العلوم دیوبند کا میں تہہ دل سے ممنون ہوں جن کے مشوروں سے مجھے بہت کچھ روشنی ملی اور ان حضرات نے رائے تحریر فرما کر کتاب کی قدر افزائی فرمائی۔

پڑھنے والوں سے درخواست ہے کہ راقم کو دعاء خیر سے محروم نہ فرمائیں۔ دعا ہے کہ جو پروردگار اپنے فضل سے سیئات کو حسنات میں تبدیل فرما دیتا ہے وہ مخلصین کی دعاؤں کی برکت سے احقر کی اس کاوش کو طلبہ کیلئے نفع بخش بنائے اور اپنی بارگاہ میں شرف قبول سے نوازے۔ آمین

[illegible]
خادم تدریس دار العلوم دیوبند

۲۹ محرم سنہ ۱۴۱۳ھ مطابق ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۹۲ء
بروز جمعہ

Marfat.com

من قصصنا علیك ومنهم من لم نقصص علیك ولا یؤمن فی ذکر العدد ان یدخل فیهم من لیس منهم ان ذکر عدد اکثر من عددهم او یخرج منهم من هو فیهم ان ذکر اقل من عددهم یعنی ان خبر الواحد علی تقدیر اشتماله علی جمیع الشرائط المذکورة فی اصول الفقه لا یفید الا الظن، ولا عبرة بالظن فی باب الاعتقادیات خصوصا اذا اشتمل علی اختلاف روایة وکان القول بموجبه مما یفضی الی مخالفة ظاهر الکتاب وهو ان بعض الانبیاء لم یذکر للنبی علیه السلام ویحتمل مخالفة الواقع وهو عد النبی من غیر الانبیاء او غیر النبی من الانبیاء بناءً علی ان اسم العدد اسم خاص فی مدلوله لا یحتمل الزیادة والنقصان.

ترجمہ اور بعض احادیث میں انبیاء کی تعداد کا بیان مروی ہے۔ جیسا کہ مروی ہے کہ نبی علیہ السلام سے انبیاء کی تعداد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے اور ایک روایت میں دو لاکھ چوبیس ہزار ہے۔ اور اولیٰ یہ ہے کہ بیان میں کسی عدد پر اکتفا نہ کیا جائے۔ کیونکہ اللہ نے خود فرمایا ہے کہ بعض انبیاء کو میں نے آپ سے بیان کیا اور بعض کو نہیں بیان کیا ہے۔ اور عدد ذکر کرنے میں اس بات سے امن نہیں ہو سکتا کہ ان میں وہ لوگ داخل ہو جائیں جو انبیاء میں سے نہیں ہیں اگر ان کی واقعی تعداد سے زائد بیان کی گئی۔ یا وہ لوگ خارج ہو جائیں جو انبیاء میں سے ہیں اگر ان کی واقعی تعداد سے کم تعداد بیان کی گئی۔ یعنی خبر واحد اصول فقہ میں ذکر کردہ تمام شرائط پر مشتمل ہونے کی صورت میں ظن کا فائدہ دیتی ہے اور اعتقادی مسائل میں ظن کا اعتبار نہیں۔ خصوصاً اس وقت کہ جب وہ خبر اختلاف روایت پر مشتمل ہو اور اس کے مقتضیٰ کا قول ظاہر کتاب کی مخالفت کا سبب بنتا ہے اور وہ یہ کہ بعض انبیاء کو نبی علیہ السلام سے بیان نہیں کیا گیا۔ اور واقع کی مخالفت کا بھی احتمال رکھتا ہے اور وہ نبی کو غیر نبی یا غیر نبی کو نبی شمار کرنا ہے۔ اس بنا پر کہ اسم عدد اپنے مدلول میں خاص ہے۔ کمی و بیشی کا احتمال نہیں رکھتا۔

تشریح حاصل عبارت یہ ہے کہ انبیاء کی کوئی معین تعداد بیان نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ تعداد کا ثبوت ۱۰۱
خبر واحد سے ہے جو مفید ظن ہے جبکہ اعتقادی مسائل میں ظن کافی نہیں بلکہ یقین مطلوب ہے۔ پھر یہ کہ انبیاء کی تعداد سے متعلق جو خبر واحد ہے وہ اختلاف روایت پر مشتمل ہے۔ ایک روایت میں انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار اور دوسری روایت میں دو لاکھ چوبیس ہزار مذکور ہے۔ نیز معین تعداد اگر انبیاء کی واقعی تعداد سے کم بیان کی گئی تو بہت سے انبیاء کا غیر نبی ہونا لازم آئے گا اور اگر ان کی واقعی تعداد سے زیادہ بیان کی گئی تو غیر نبی کا نبی ہونا لازم آئے گا۔ نیز کسی معین تعداد کا ذکر

Marfat.com